وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ أَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق خانقاہ سراجیہ کندیاں سے
حضرت مولانا خواجہ خان محمد ؒ کی یادگار تحریر

سَیفِ سَراجِیہ

بر

فِتنۂ مَماتِیہ

تالیف:
مولانا حافظ عبدالجبار سلفی مدظلہ

سیف سراجیہ
برفتنہ مماتیہ

از

حافظ عبدالجبار سلفی

ناشر

ادارہ نشر التحقیق کھاڑک ملتان روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(حرفے چند)

مولانا حافظ عبدالجبار سلفی

لاہور کے معروف عالم دین، مصنف وخطیب مولانا حافظ عبدالجبار سلفی کا مرتب کردہ رسالہ ''سیف سراجیہ برفتنہ مماتیہ'' اس مجموعہ میں شامل اشاعت ہے۔

موکلف نے یہ مختصر رسالہ حضرت مولانا محمد عبداللہ بھکر مرحوم کے حکم پر مرتب کیا اور ہمارے مخدوم اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر کو مدار بنایا، جس سے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خانقاہ سراجیہ کا موقف اور زیادہ واضح طور پر سامنے آکر خلق خدا کے بھلے باعث ہوا۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم!

ردمماتیت کے سلسلہ میں ایک مختصر رسالہ بنام سیف سراجیہ سنی ملت کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر ہے جو خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ (سجادہ نشین کندیاں ضلع میانوالی) کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔ امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام بعد از وفات اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' (حیات الانبیاء للبیہقی ص ۲) حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے اور نمازیں پڑھتے ہیں۔''

صرف ''الانبیاء احیاء'' کیوں نہیں فرمایا؟

اس حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ نے صرف یہی نہیں فرمایا کہ ''الانبیاء احیاء'' کہ انبیاء زندہ ہیں۔ کیونکہ شبہ ہوسکتا تھا کہ شاید انبیاء علیہم السلام کی روحانی زندگی کو بیان کیا جارہا ہے بلکہ ''فی قبورھم'' اور پھر ''یصلون'' کے الفاظ بڑھا کر ان کی حیات جسمانی کی وضاحت کردی گئی۔ ''فی قبورھم'' سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ محل حیات وہی ہے جس کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور قبر میں چونکہ جسم کو رکھا جاتا ہے لہٰذا محل حیات جسم ہے۔ اس کے بعد ''یصلون'' کے الفاظ نے تو شک و شبے کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی کیونکہ نماز پڑھنا جسم کا کام ہے محض روح کا نہیں۔

چنانچہ علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ (سنن نسائی ج ۱ ص ۱۸۵) پر رقمطراز ہیں ''الصلوۃ تستدعی جسداً حیاً'' (نماز پڑھنا ایک زندہ جسم ہی سے ہوسکتا ہے) اور علامہ حمد اللہ داجوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''و الصلوۃ تقتضی جسداً حیاً'' (اور نماز چاہتی ہے زندہ جسم کو) بحوالہ البصائر المنکر التوسل باہل المقابر ص ۱۹۵) پھر اس پر بھی غور کیجئے کہ آنحضرت ﷺ نے الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون کو جملہ اسمیہ کے طور پر بیان فرمایا کہ اس شبہ کا ازالہ ہوجائے کہ شاید انبیاء کی حیات فی القبر وقتی ہو جیسا کہ عام مردوں کی ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ چونکہ دوام پر دلالت کرتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ انبیاء کی حیات فی القبر وقتی نہیں بلکہ دوامی ہے اور یہی بات حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے (فتح الباری ج ۷ ص ۲۲) پر لکھی ہے۔ مزید تشفی کے لئے ملاحظہ ہو (نور الصدور فی احوال الموتی والقبور ص ۱۷۳)

قارئین کرام! اکابر علماء کرام جن کا ایک وسیع حلقہ اور کثیر عقیدت مند ہوتے ہیں۔ مماتی فتنے کے خلاف ان کی تحریروں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ چونکہ دلائل کی دولت تو رکھتے نہیں۔ قدر آور شخصیات کو اپنے کھاتے میں ڈال کر وزن بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی معلومات کے لئے یہاں صرف دو واقعات درج کرتے ہیں تاکہ منکرین حیات النبی ﷺ کی چالبازیوں سے آپ کو آگاہی ہو۔

مماتیوں کا سب سے پہلا جھوٹ

۱...... آپ یقین فرمائیں کہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مماتیوں نے افواہ پھیلادی تھی کہ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ مماتی ہوگئے ہیں۔ یعنی حضور علیہ السلام کو روضہ پاک میں زندہ نہیں مانتے یہ ۱۹۵۸ء کی

بات ہے۔ چنانچہ ماہ نامہ دارالعلوم دیوبند دسمبر ۱۹۵۸ء کے شمارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کے عنوان سے حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت شائع ہوئی تھی اور یوں مماتیت کے دجل وکذب کا پردہ چاک ہوا تھا۔ اس وقت ماہ نامہ دارالعلوم کا وہ شمارہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کا خط اور پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جواب ملاحظہ ہو۔

پیرومرشد جناب والا دام ظلہم!

بعد آداب وسلام کے عرض ہے کہ اس علاقہ میں افواہ پھیل رہی ہے کہ حضرت اقدس مدظلہ مولوی غلام اللہ خان اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے ہم عقیدہ ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں مولوی غلام اللہ خان صاحب نے اعلان بھی کر دیا۔ چنانچہ اس کی تحقیق کے لئے میں حضرت مولانا محمد صاحب لائلپوری کی خدمت میں گیا وہ لاہور تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ہم خدام بہت پریشان ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ والسلام مع الاکرام!

احقر صابر علی معرفت نیو جنٹلمین واچ کمپنی لائل پور ۳/اکتوبر ۱۹۵۸ء

حضرت اقدس رائے پوری کا جواب

از احقر عبدالقادر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط ملا کیفیت معلوم ہوئی، یہ بات جو تم نے لکھی ہے، غلط ہے۔ احقر دیوبندی حضرات کے ساتھ اور انہی کا ہم عقیدہ ہے اور حضرت مولانا محمد صاحب کے ساتھ ہے۔ جو وہ ہیں وہی احقر ہے۔ والسلام عبدالقادر

۵/اکتوبر ۱۹۵۸ء ۴۸/۴، ایمپریس روڈ لاہور (بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند (انڈیا) دسمبر ۱۹۵۸ء)

۲...... ایک بہت ہی مخلص دوست عالم دین نے بتایا کہ منکرین امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے کھاتے میں ڈالتے ہیں اور اپنے دعوے میں جو دلیل دیتے ہیں وہ اتنی بھونڈی ہے کہ بے اختیار ہنسی آجاتی ہے۔ سو اس کے متعلق عرض ہے کہ یہ بھی بالکل سفید بلکہ ''کالا جھوٹ'' ہے۔ کیوں؟ ہم یہاں ماضی کے دریچوں میں جھانک کر ایک حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ پھر فیصلہ آپ کریں کہ ان کی اس بات میں کہاں تک صداقت ہے؟

پیارے قارئین! دسمبر ۱۹۵۳ء یعنی پاکستان بننے کے چھ سال بعد ماہنامہ دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا اخلاق حسین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کا ایک مضمون ''مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' دو قسطوں میں شائع ہوا تھا۔ جب یہ مضمون امیر شریعت، مجاہد کبیر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی نظر سے گزرا تو آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے سید عطاء المنعم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ اس مضمون کو علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ آپ کے حکم کی تعمیل کی گئی اور اس مضمون کو کتابی شکل دے کر ملک بھر میں پھیلایا گیا۔ مولانا اخلاق حسین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس مضمون میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور پھر لکھا ''حاصل یہ ہوا کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن مشاہدہ جمال الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں اور امت کی طرف بھی آپ کی توجہ ہر لمحہ مبذول رہتی ہے۔ نہ یہ استغراق توجہ میں مانع ہوتا ہے اور نہ توجہ استغراق میں۔ (ص ۳۳)

آخر میں ''فیوض الحرمین'' کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ حیات

النبی ﷺ کے متعلق تحریر کیا۔ ان حقائق کے بعد ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ علی الاعلان بزرگوں کے سر غلط عقائد تھوپنا توحید اور سنت کی اشاعت ہے تو پھر دجل وکذب کس بلا کا نام ہے؟

اگر ہم مزید پیچھے چلے جائیں تو آپ کو نظر آئے گا کہ سلطان طغرل بیگ سلجوقی کے عہد حکومت میں (۴۴۵ھ) بیکندری نام کے ایک نیم رافضی نے جب حیات النبی ﷺ کا انکار کیا تو اس نے امام اہل سنت ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا تھا کہ ان کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ امام اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے ہونہار شاگرد ابوالقاسم علامہ عبدالکریم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک باقاعدہ رسالہ بنام ''شکایة اهل السنة بمانالهم من المحنة'' لکھ کر اپنے استاذ محترم کی صفائی اور اس دور کے مماتی کے کذب کو طشت از بام کیا تھا۔ علامہ قشیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''فبهتان عظيم و كذب محض لم ينطق احد منهم و لا تسمع في مجلس مناظرة ذالك عنهم و لا وجد في كتاب لهم و كيف يصح ذالک؟ و عندهم محمد ﷺ حيّ في قبره'' (رسائل قشیریہ ص ۱۰)

ترجمہ: یہ بہتان عظیم اور محض جھوٹ ہے، کسی نے یہ نہیں کہا نہ ان سے کسی مجلس مناظرہ میں ایسی بات سنی گئی اور نہ ہی ان کی کسی کتاب میں یہ مضمون ملا ہے اور ان کا یہ عقیدہ کیسے ہوسکتا ہے۔ جب کہ ان کے ہاں حضور اکرم ﷺ روضہ اطہر میں زندہ ہیں۔ ۴۴۵ھ سے لے کر اب تک جھوٹے لوگوں کی یہ جہد مسلسل ہے کہ اپنے زمانے کے سرکردہ علماء کرام ومشائخ عظام کو اپنے ہم خیال ہونے کا غلط پروپیگنڈہ کیا جائے اور یہ صرف مماتی حضرات نہیں بلکہ ہر باطل فرقے کا وطیرہ ہے۔ پندنامہ کے مصنف حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق شیعوں نے مشہور کیا تھا کہ وہ سنی مذہب چھوڑ کر شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں اور جب علمائے اہلسنت نے تردید کرتے ہوئے کہا کہ پھر شیخ نے یہ اشعار کیوں کہے:

آنکہ شد یارش ابوبکرؓ و عمرؓ — از سر انگشت او شق شد قمر
صاحبش بودند عثمانؓ و علیؓ — بہر آں گشتند در عالم ولی
ہر دم از ما صد درود و صد سلام — بر رسول و آل و اصحابش تمام

(پندنامہ)

ترجمہ: وہ مصطفیٰ ﷺ کہ ہوئے ان کے دوست ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اور ان کی انگلی کے سر سے شق ہوا چاند۔ ان کے ساتھی ہوئے عثمان اور علی رضی اللہ عنہما۔ اس سبب سے ہو گئے جہاں میں اللہ کے دوست۔ ہماری طرف سے سو درود اور سلام، رسول پر اور ان کی تمام آل واصحاب پر پہنچے۔

تو پھر شیعہ علماء نے کہا نہیں وہ آخری عمر میں شیعہ ہو گئے تھے۔ مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی کے صدر مدرس حضرت مولانا قاضی سجاد حسین صاحب لکھتے ہیں ''وہ شیخ جس نے تمام عمر خلفاء راشدین کی مدح سرائی کی ہو اور چاروں خلفاء کو برحق کہا ہو، یہ تاریخ کا بہت بڑا ظلم ہوگا کہ ان کو اثنا عشری شیعہ قرار دیا جائے۔ (پیش لفظ پندنامہ ص ۲)

اور علامہ اقبال مرحوم پر بھی مرزائی ہونے کا الزام لگا تھا اور یہ آواز مرزائیوں کی جانب سے ہی اٹھی تھی تو ہمارے بتانے کا مقصد یہ ہے کہ باطل فرقے ہمعصر شخصیات کا سہارا لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہماری کوشش ہے کہ ہم اس وقت موجود مسلک کے تمام سیاسی ومذہبی شخصیات سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر

لے لیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ تحریر ملنے کی صورت میں آنے والے وقت میں مماتی پروپیگنڈے سے حفاظت ہوسکے گی اور دوسرا فائدہ یہ کہ بالفرض کسی نے ان حالات میں بھی تحریر نہ دی یا تقریر نہ کی تو کم از کم تقیہ کی چادر سے ان کی مماتیت تو ظاہر ہو ہی جائے گی۔

حضرت اقدس خواجہ صاحب مدظلہ کی یہ تحریر ملک حاکم خان صاحب کے نام ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق ایک تو حاکم خان صاحب وہ ہیں جو حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کے چچازاد بھائی کے بیٹے ہیں اور کندیاں ہی میں مقیم ہیں یا ممکن ہے اس نام کے کسی اور صاحب نے حضرت سے یہ تحریر لی ہو۔ بہرحال ہمیں تو غرض تحریر سے ہے۔ حضرت کے متوسلین و معتقدین یہ تحریر پڑھ کر آگے بڑھیں اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کو عام کریں۔ ہمارے حضرت ترجمان مسلک دیوبند حضرت اقدس مولانا قاضی مظہر حسین نوراللہ مرقدہ (خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی) کا حضرت خواجہ صاحب مدظلہ کے ساتھ جو تعلق رہا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں بزرگوں کا دور علمی اور مادر علمی بھی ایک ہی رہا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب مدظلہم ابتدائی کتب پڑھنے کے لئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں داخل ہوئے تھے اور اسی سال حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کی تکمیل کر کے دارالعلوم دیوبند تشریف لے جا چکے تھے۔ (ملاحظہ ہو ماہنامہ حق چاریار جولائی ۱۹۹۰ء)

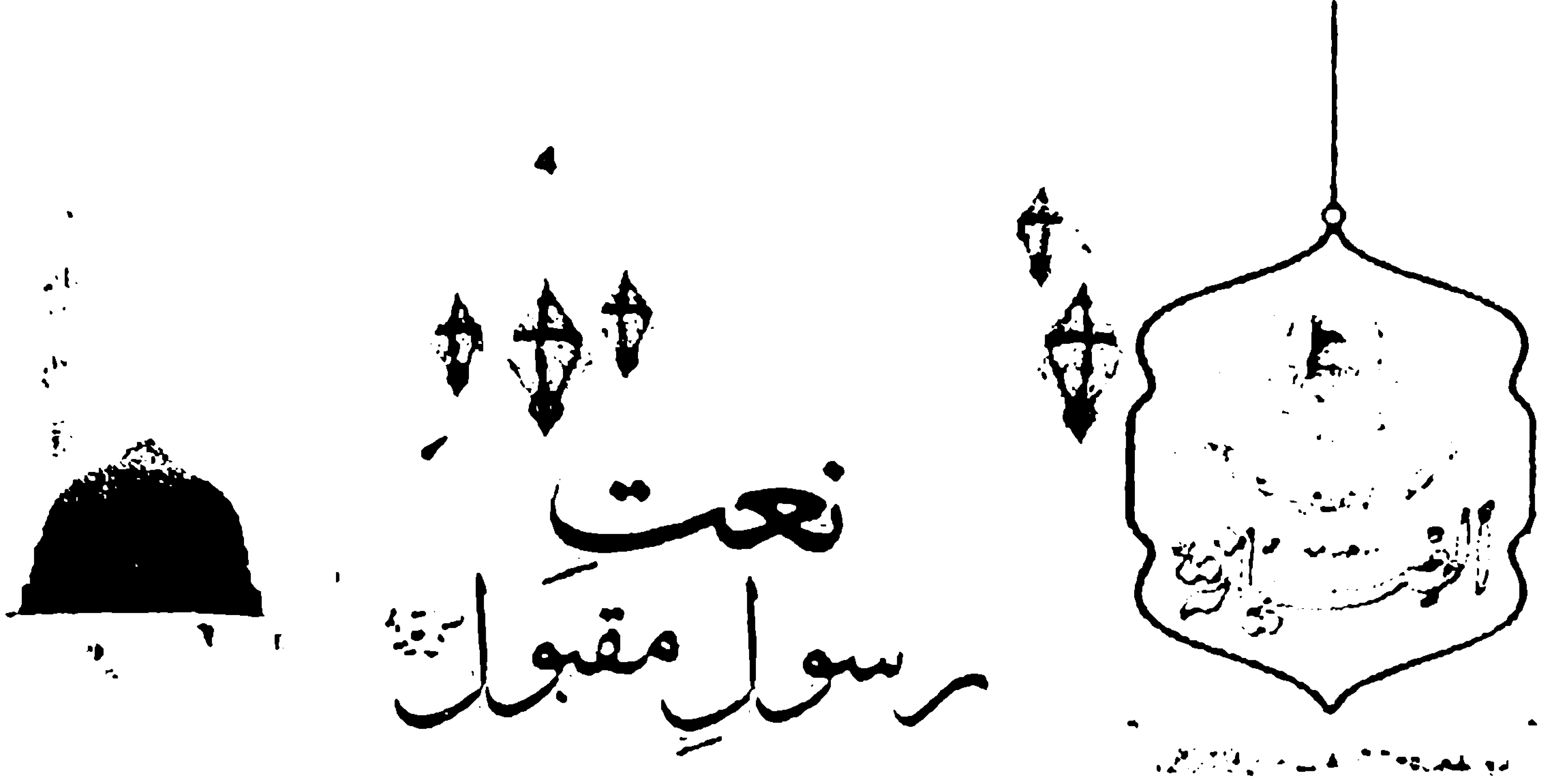
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق نصیب کرے (آمین) اور عصر حاضر کے تمام فتنوں سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ ثم آمین!

قارئین کرام! اب آپ حضرات خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی عقیدہ حیات النبی ﷺ کے متعلق تحریر پڑھیں اور بعد ازاں اصل مکتوب کا عکس ملاحظہ کریں جو حضرت نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملک حاکم خان صاحب! مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! قرون اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی ﷺ کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔ روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے۔ یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک پر صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرماوے۔ آمین!

فقیر خان محمد عفی عنہ، خانقاہ سراجیہ
کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد عباس خان مہمند
۲۲ رجنوری ۲۰۰۱ء کھاڑک لاہور



حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب

الٰہی! حبیبِ کُل جہاں کو، دل و جگر کا سلام پہنچے
نفس نفس کا درود پہنچے، نظر نظر کا سلام پہنچے

بساطِ عالم کی وسعتوں سے، جہانِ بالا کی رفعتوں سے
ملک ملک کا درود اترے، بشر بشر کا سلام پہنچے

حضور کی شام شام مہکے، حضور کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حسین جلو میں، سحر سحر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اس پہ ناطق، ببارگاہِ نبیؐ صادق
شجر شجر کا درود جائے، حجر حجر کا سلام پہنچے

رسولِ رحمت کا بارِ احساں، تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے محسن کو بستی بستی، نگر نگر کا سلام پہنچے

مرا قلم بھی ہے ان کا صدقہ، مرے ہنر پر ہے ان کا سایہ
حضورِ خواجہ، مرے قلم کا، مرے ہنر کا سلام پہنچے

یہ التجا ہے کہ روزِ محشر، گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ امت کو ہم غریبوں کی چشمِ تر کا سلام پہنچے

نفیس کی بس دعا یہی ہے، فقیر کی اب صدا یہی ہے
سوادِ طیبہ میں رہنے والوں کو عمر بھر کا سلام پہنچے

صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں



قادیانی شبہات کے جوابات

(کامل)



مناظر ختم نبوت حضرت مولانا

اللہ وسایا صاحب مدظلہ



عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 061-4783486